ماہ محرم کے احکام

للشيخ الدكتور نهار العتيبي

ترجمه

عبد الرحمن فيض اللّٰه

داعيه هندي

جمعية الدعوة والإرشاد وتوعية الجاليات بمحافظة الوجه

ماہ محرم ہجری کیلنڈر اور حرمت والے مہینوں کا پہلا مہینہ ہے اس مہینے کے کچھ احکام قرآن اور سنت مطہرہ میں وارد ہیں، ان میں سے چند اہم ترین احکام درج ذیل ہیں:

پہلا: ماہ محرم کی فضیلت

ماہ محرم حرمت والے ان مہینوں میں سے ہے جن مہینوں کو اللہ تعالیٰ نے عظمت والا بنایا ہے اور قرآن میں ان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: إِنَّ عِدَّةَ ٱلشُّهُورِ عِندَ ٱللَّهِ ٱثْنَا عَشَرَ شَهْرًا فِي كِتَٰبِ ٱللَّهِ يَوْمَ خَلَقَ ٱلسَّمَٰوَٰتِ وَٱلْأَرْضَ مِنْهَآ أَرْبَعَةٌ حُرُمٌ ذَٰلِكَ ٱلدِّينُ ٱلْقَيِّمُ فَلَا تَظْلِمُواْ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمْ.

ترجمہ: مہینوں کی گنتی اللہ کے نزدیک کتاب اللہ میں بارہ ہے، اسی دن سے جب سے آسمان وزمین کو اس نے پیدا کیا ہے اس

میں سے چار حرمت وادب کے ہیں۔ یہی درست دین ہے، تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ {التوبہ: 36}

اس مہینہ کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کر کے تمام مہینوں پر اسے شرف بخشا جو اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ ہی نے حرمت والا بنایا ہے، کسی بھی شخص کے لئے اسے حلال کرنے کا اختیار نہیں، جیسا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے حرمت والے مہینوں کی وضاحت فرماتے ہوئے انہیں کے ضمن میں ماہ محرم کا بھی تذکرہ کیا ہے جیسا کہ ابو بکرہ نفیع بن حارث رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ الزَّمَانَ قَدِ اسْتَدَارَ كَهَيْئَتِهِ يَوْمَ خَلَقَ اللَّهُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ، السَّنَةُ اثْنَا عَشَرَ شَهْرًا مِنْهَا أَرْبَعَةٌ

حُرُمٌ، ثَلاثٌ مُتَوَالِيَاتٌ: ذُو الْقَعْدَةِ، وَذُو الْحِجَّةِ، وَالمُحَرَّمُ، وَرَجَبُ مُضَرَ الذي بَيْنَ جُمَادَى وَشَعْبَانَ.

ترجمہ: زمانہ اپنی اصل حالت پر گھوم کر آگیا ہے۔ اس دن کی طرح جب اللہ نے زمین و آسمان کو پیدا کیا تھا۔ دیکھو! سال کے بارہ مہینے ہوتے ہیں۔ چار ان میں سے حرمت والے مہینے ہیں۔ تین لگاتار ہیں، ذی قعدہ، ذی الحجہ اور محرم (اور چوتھا) رجب مضر جو جمادی الآخر اور شعبان کے بیچ میں پڑتا ہے۔ {متفق علیہ} علماء کی ایک جماعت نے حرمت والے مہینوں میں ماہ محرم کو سب سے افضل مانا ہے، ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حرمت والے مہینوں میں سے کون سا مہینہ سب سے افضل ہے؟ اس سلسلہ میں علماء کا اختلاف ہے، حسن بصری فرماتے ہیں کہ ماہ

محرم حرمت والے مہینوں میں سب سے افضل ہے نیز متاخرین کی ایک جماعت نے اسے راجح قرار دیا ہے۔اس پر سنن نسائی کی وہ حدیث بھی دلالت کرتی ہے جسے ابوذر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا: أيُّ اللَّيلِ خيرٌ، وأيُّ الأشهُرِ أفضَلُ؟ فقال: خيرُ اللَّيلِ جَوفُه، وأفضَلُ الأشهُرِ شَهرُ اللهِ الذي تَدْعونَه المُحَرَّمَ.

ترجمہ: رات کا کون سا حصہ بہتر ہے اور کون سا مہینہ سب سے افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: رات کا بہترین حصہ رات کا درمیانی حصہ ہے اور مہینوں میں سب سے افضل مہینہ اللہ کا مہینہ ہے جس کو تم محرم کہتے ہو۔{رواه عن أبي ذرٍّ: النَّسائيُّ في الكبرى، وعن أبي هريرة: رواه الدارميُّ، وأحمدُ، والطبراني، والبيهقي، وعن جُندَبِ بن سُفيان: النَّسائيُّ، والبيهقيُّ، والحديثُ صحيحٌ}

ابن رجب رحمہ اللہ نے فرمایا: اس حدیث میں ماہ محرم کو سب سے افضل مہینہ کہنے سے مراد رمضان کے بعد سب سے افضل مہینہ ہے جیسا کہ حسن کی مرسل روایت میں موجود ہے۔

اس ماہ کے اہم ترین احکامات درج ذیل ہیں

پہلا: اس ماہ میں قتال کی حرمت:

ماہ محرم کے اہم احکام میں سے ایک حکم یہ ہے کہ اس ماہ میں جنگ کی ابتداء کرنا حرام ہے، ابن کثیر رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ماہ محرم میں جنگ کی ابتداء کی حرمت کے متعلق علماء کا اختلاف ہے کہ آیا یہ حرمت منسوخ ہے یا محکم۔

پہلا اور مشہور قول: ماہ محرم میں جنگ کی حرمت منسوخ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آیت کریمہ میں فرمایا ہے: فَلَا

تَظۡلِمُواْ فِيهِنَّ أَنفُسَكُمۡ. ترجمہ: تم ان مہینوں میں اپنی جانوں پر ظلم نہ کرو۔ جبکہ مشرکین سے قتال کا حکم دیا ہے۔

دوسرا قول: ماہ محرم میں جنگ کی ابتداء کرنا حرام ہے اور یہ حرمت منسوخ نہیں ہوئی ہے فرمان باری تعالیٰ ہے: ٱلشَّهۡرُ ٱلۡحَرَامُ بِٱلشَّهۡرِ ٱلۡحَرَامِ وَٱلۡحُرُمَٰتُ قِصَاصٌ فَمَنِ ٱعۡتَدَىٰ عَلَيۡكُمۡ فَٱعۡتَدُواْ عَلَيۡهِ بِمِثۡلِ مَا ٱعۡتَدَىٰ عَلَيۡكُمۡ. ترجمہ: حرمت والے مہینے حرمت والے مہینوں کے بدلے ہیں اور حرمتیں ادلے بدلے کی ہیں جو تم پر زیادتی کرے تم بھی اس پر اسی کے مثل زیادتی کرو جو تم پر کی ہے۔{البقرة: 194}

اور فرمایا: فَإِذَا ٱنسَلَخَ ٱلۡأَشۡهُرُ ٱلۡحُرُمُ فَٱقۡتُلُواْ ٱلۡمُشۡرِكِينَ. ترجمہ: پھر حرمت والے مہینوں کے گزرتے ہی

مشرکوں کو قتل کرو۔{التوبة: 5}

اہل عرب زمانۂ جاہلیت میں بھی اس مہینہ کی تعظیم کرتے تھے، اور سخت حرمت کی بناء پر اس ماہ کو "شهر الله الأصم" کہتے تھے، ماہ محرم کا روزہ اُفضل ترین نفلی روزہ ہے: عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ، صِيَامُ شَهْرِ اللهِ الْمُحَرَّمِ، وأفضَلُ الصَّلاةِ بعد الفَرِيضةِ قيامُ الليلِ. ترجمہ: ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: رمضان کے مہینے کے بعد سب سے اُفضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں، اور فرض نمازوں کے بعد سب سے افضل نمازرات کی نماز (تہجد) ہے۔(مسلم: 1163)

دوسرا: اس ماہ کے روزے کی اہمیت:

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ محرم کے روزے کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا: أفضَلُ الصِّيامِ بعد رمضانَ شَهرُ اللهِ الْمُحَرَّمُ. ترجمہ: ماہ رمضان کے بعد سب سے افضل روزے اللہ کے مہینے محرم کے روزے ہیں۔ اس حدیث کے مفہوم کے متعلق اہل علم کا اختلاف ہے کہ: اس کا مفہوم پورے مہینہ کا روزہ ہے یا مہینہ کے اکثر ایام کا روزہ مراد ہے؟ بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پورے مہینہ کا روزہ مراد ہے، جبکہ بعض علماء اسے پورے مہینہ کا روزہ رکھنے کے بجائے ماہ محرم میں کثرت سے روزہ رکھنے کی ترغیب پہ محمول کرتے ہیں، جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول ہے: مَا رَأَيْتُ رَسولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ

عليه وسلَّمَ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إلَّا رَمَضَانَ، وما رَأَيْتُهُ أكْثَرَ صِيَامًا منه في شَعْبَانَ. ترجمہ: میں نے رمضان کو چھوڑ کر رسول اللہ ﷺ کو کبھی پورے مہینے کا نفلی روزہ رکھتے نہیں دیکھا اور جتنے روزے آپ ﷺ شعبان میں رکھتے میں نے کسی مہینہ میں اس سے زیادہ روزے رکھتے آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔(بخاری: 1969، ومسلم: 1156) لیکن یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جو دیکھا وہ بیان کیا لیکن حدیث کے الفاظ پورے (محرم کے) مہینہ کا روزہ رکھنے پر دلالت کرتے ہیں۔

تیسرا: ماہ محرم اور یوم عاشورہ:

عاشورہ یعنی ماہ محرم کا دسواں دن، اس دن کی بڑی خصوصیات

ہیں اور اس دن کے روزے کی بڑی فضیلت ہے اللہ تعالیٰ نے اس دن کے روزے کو خصوصیت بخشی ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس کی ترغیب دی ہے۔

نمبر1: یوم عاشورہ کی فضیلت:

عاشورہ ہی وہ دن ہے جس دن اللہ تعالی نے موسی علیہ السلام اور ان کی قوم کو نجات بخشی، فرعون اور اس کی قوم کو ہلاک کیا، چنانچہ موسی علیہ السلام نے شکرانے کے طور پہ اس دن کا روزہ رکھا پھر ہمارے نبی محمد ﷺ نے بھی اس دن کا روزہ رکھا، جیسا کہ عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں کہ:

قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ، فَوَجَدَ الْيَهُودَ يَصُومُونَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَسُئِلُوا عَنْ ذَلِكَ؟

فَقَالُوا: هَذَا الْيَوْمُ الَّذِي أَظْهَرَ اللهُ فِيهِ مُوسَى، وَبَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَى فِرْعَوْنَ، فَنَحْنُ نَصُومُهُ تَعْظِيمًا لَهُ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «نَحْنُ أَوْلَى بِمُوسَى مِنْكُمْ فَأَمَرَ بِصَوْمِهِ» ترجمہ: رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو عاشورہ کے دن روزہ رکھتے ہوئے پایا تو لوگوں نے ان سے اس روزے کے بارے میں پوچھا تو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کو فرعون پر غلبہ عطا فرمایا تھا تو ہم اس دن کی عظمت کی وجہ سے روزہ رکھتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: ہم تم سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قریب ہیں تو آپ ﷺ نے اس روزے

کا حکم فرمایا۔ اور صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے: **فَصَامَهُ مُوسَى شُكْرًا، فَنَحْنُ نَصُومُهُ،** ترجمہ: چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے شکرانے کا روزہ رکھا اس لئے ہم بھی روزہ رکھتے ہیں۔ (مسلم: 1130)

عاشورہ کے روزہ کے متعلق نبی کریم ﷺ کے چار احوال ہیں:

پهلی حالت: ہجرت سے پہلے مکہ ہی میں آپ ﷺ عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے لیکن لوگوں کو اس کا حکم نہیں دیتے تھے، عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے بیان کرتی ہیں: **كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ ، وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُهُ ، فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ ، فَلَمَّا نَزَلَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ**

الْفَرِيضَةَ وَتُرِكَ عَاشُورَاءُ ، فَكَانَ مَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ لَمْ يَصُمْهُ. ترجمہ: عاشوراء کے دن قریش زمانہ جاہلیت میں روزے رکھتے تھے اور نبی کریم ﷺ بھی اس دن روزہ رکھتے تھے۔ جب آپ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو یہاں بھی آپ ﷺ نے اس دن روزہ رکھا اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی اس کا حکم دیا، لیکن جب رمضان کے روزوں کا حکم نازل ہوا تو رمضان کے روزے فرض ہو گئے اور عاشوراء کے روزہ کی فرضیت باقی نہیں رہی۔ اب جس کا جی چاہے اس دن بھی روزہ رکھے اور جس کا جی چاہے نہ رکھے۔ (متفق علیه) بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے رسول ﷺ نے فرمایا: فَمَنْ شَاءَ فَلْيَصُمْ، وَمَنْ شَاءَ فَلْيُفْطِرْ. ترجمہ: اب جس کا جی چاہے

روزہ رہے (اور میری سنت پر عمل کرے) اور جس کا جی چاہے نہ رہے۔ (بخاری: 2003)

دوسری حالت: جب نبی کریم ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہل کتاب کو اس دن کا روزہ رکھتے اور تعظیم کرتے دیکھا رسول اللہ ﷺ کو (اہل کتاب سے) جس چیز (کی مخالفت) کا حکم نا دیا گیا ہو ان میں اہل کتاب کی موافقت پسند کرتے تھے، چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور صحابہ کو بھی اس دن کا روزہ رکھنے کا تاکیدی حکم دیا، لوگوں کو اس کی ترغیب بھی دلائی حتی کہ ان کے بچے بھی عاشورہ کا روزہ رکھتے تھے۔

تیسری حالت: جب ماہ رمضان کا روزہ فرض ہو گیا تو آپ ﷺ نے صحابہ کو عاشورہ کا روزہ رکھنے کا حکم دینا ترک کر دیا اور فرمایا: **إِنَّ عَاشُورَاءَ يَوْمٌ مِنْ أَيَّامِ اللهِ، فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ.** ترجمہ: عاشورہ اللہ کے دنوں میں سے ایک دن ہے تو جو چاہے عاشورہ کا روزہ رکھے اور جو چاہے اسے چھوڑ دے۔ (مسلم: 1125) مسلم کی ایک دوسری روایت میں ہے: **فَمَنْ أَحَبَّ مِنْكُمْ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ، وَمَنْ كَرِهَ فَلْيَدَعْهُ.** ترجمہ: تم میں جو کوئی پسند کرتا ہے کہ وہ روزہ رکھے تو رکھ لے اور جو کوئی ناپسند کرتا ہے تو وہ چھوڑ دے۔ (مسلم: 1126)

چوتھی حالت: نبی کریم ﷺ نے اپنی زندگی کے آخری سال میں ارادہ کیا کہ آئندہ عاشورہ کا روزہ صرف ایک دن نہیں

رکھیں گے بلکہ اہل کتاب کی مخالفت میں عاشورہ کے ساتھ نو محرم کو بھی روزہ رکھیں گے، عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہتے ہیں: حِينَ صَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ إِنَّهُ يَوْمٌ تُعَظِّمُهُ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَى فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «فَإِذَا كَانَ الْعَامُ الْمُقْبِلُ إِنْ شَاءَ اللهُ صُمْنَا الْيَوْمَ التَّاسِعَ» قَالَ: فَلَمْ يَأْتِ الْعَامُ الْمُقْبِلُ، حَتَّى تُوُفِّيَ رَسُولُ اللهِ ﷺ. ترجمہ: جس وقت رسول اللہ ﷺ نے عاشورہ کے دن روزہ رکھا اور اس کے روزے کا حکم فرمایا تو انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! اس دن تو یہودی اور نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

کہ جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے راوی نے کہا کہ ابھی آئندہ سال نہیں آیا تھا کہ رسول اللہ ﷺ وفات پاگئے۔(مسلم: 1134)

نمبر2: یوم عاشورہ کے روزہ کی فضیلت:

جہاں تک یوم عاشورہ کے روزے رکھنے کی فضیلت ہے تو اس پر رسول اللہ ﷺ کی وہ حدیث دلالت کرتی ہے جسے ابو قتادہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ: سُئِلَ رسولُ اللہ ﷺ عن صومِ یوم عاشوراءَ؟ فقال: أحتَسِبُ على اللهِ أن يُكَفِّرَ السَّنةَ التي قَبْلَه. ترجمہ: رسول اللہ ﷺ سے یوم عاشورہ کے روزہ کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (یوم عاشورہ کا روزہ) میں اللہ سے امید

رکھتا ہوں کہ پچھلے سال کے گناہوں کا کفارہ بن جائے گا۔ (مسلم: 1162) اگر کوئی مسلمان صرف دس محرم کو روزہ رکھ لے تو ان شاء اللہ اس اُجر عظیم کا مستحق ہو جائے گا، اور عاشورہ کا صرف ایک دن کا روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے، بر خلاف ان لوگوں کے جو صرف ایک دن عاشورہ کا روزہ رکھنا مکروہ سمجھتے ہیں۔ ہاں اگر نو محرم کو بھی روزہ رکھ لیا جائے تو یہ زیادہ ثواب کا باعث ہو گا جیسا کہ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: لَئِنْ بَقِيتُ أو لئِنْ عِشْتُ إلى قابلٍ لأصومَنَّ التاسِعَ. ترجمہ: جب آئندہ سال آئے گا تو ہم نویں تاریخ کا بھی روزہ رکھیں گے، رہی وہ حدیث جس میں ایک دن پہلے اور ایک دن بعد، یا ایک دن پہلے یا ایک دن بعد

روزہ رکھنے کا ذکر ہے، وہ حدیث اللہ کے نبی ﷺ سے ثابت نہیں ہے، اور عبادات جیسا کہ معلوم ہے کہ توقیفی ہوتی ہے بلا دلیل عبادت انجام نہیں دی جاسکتی ہے۔ لیکن ابن عباس رضی اللہ عنہما کے صحیح آثار کی بناء پر اطمینان کیا جاسکتا ہے کہ اگر کوئی شخص عاشورہ کے روزہ کے ساتھ اس سے ایک دن پہلے اور ایک دن بعد یا عاشورہ کے روزہ کے ساتھ صرف اس سے ایک دن بعد روزہ رکھ لے تو اس پر کوئی مواخذہ نہیں

شیخ عبد اللہ بن فوزان حفظہ اللہ فرماتے ہیں کہ: یوم عاشورہ کے متعلق دو گروہ گمراہ ہیں:

ایک فرقہ جو یہودیوں سے مشابہت رکھتا ہے۔ جنہوں نے یوم

عاشورہ کو عید اور خوشی کا دن بنالیا، جس میں خوشی کی رسومات ظاہر کرتے ہیں، مثلا: خضاب لگانا، سرمہ لگانا، اہل وعیال پر اس دن فراخ دلی سے خرچ کرنا، غیر معمولی کھانا پکانا اور اسی طرح کے دیگر جہالت سے بھرپور اعمال انجام دے کر اپنی خوشی کا اظہار کرنا وغیرہ، ان لوگوں نے برائی کا سامنا برائی سے اور بدعت کا سامنا بدعت سے کیا۔

دوسری وہ جماعت جس نے یوم عاشورہ کو حسین ابن علی رضی اللہ عنہما کے اسی دن قتل ہونے کی وجہ سے ماتم اور غم کا دن بنا لیا، اس دن جاہلیت کے شعار کا اظہار کرتے ہوئے اپنے گال نوچتے ہیں، گریبان چاق کرتے ہیں، مرثیہ خوانی کرتے ہیں اور ایسی ایسی کہانیاں بیان کرتے ہیں جو سچ سے زیادہ جھوٹ ہوتی

ہیں، اور اس کا صرف اور صرف مقصد فتنہ برپا کرنا اور امت میں تفرقہ ڈالنا ہوتا ہے، اور یہ کام انہیں لوگوں کے ہیں جن کی دنیوی زندگی کی تمام تر کوششیں بیکار ہو گئیں اور وہ اسی گمان میں رہے کہ وہ بہت اچھے کام کر رہے ہیں۔

یقیناً اللہ تعالی نے اہل سنت کو ہدایت دی اور وہ الحمد للہ اس دن یہودیوں کی مشابہت سے بچتے ہوئے روزہ رکھتے ہیں جس کا حکم نبی کریم ﷺ دیئے ہیں، بدعات و خرافات سے دور ہو کر شیطان کی پیروی سے اجتناب کرتے ہیں۔

اہل علم نے وضاحت کی ہے کہ عاشورہ کے دن عبادتوں میں سے سوائے روزے کے کوئی بھی عمل ثابت نہیں ہوتا۔ رات کا قیام

،سرمہ اور خوشبو وغیرہ لگانا، اہل وعیال پر فراخ دلی سے خرچ کرنا اسکے متعلق کوئی بھی دلیل نبی کریم ﷺ سے ثابت نہیں ہے۔